© rasailojaraid.com

الاستفتاء

مولانا مفتی محمد عبید اللہ خان عفیف صاحب مبعوث دار الافتاء ۔ سعودی عرب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ۔
ایک شخص نے کہا تھا کہ اگر میری بہن کا رشتہ چچا کے لڑکے کے ساتھ ہوا تو میری بیوی پر طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے ۔ اب اگر بہن کا رشتہ چچا کے لڑکے کے ساتھ ہو جاتا ہے تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی ؟ میں نے یہ طلاقیں دس دن کے وقفے کے بعد دوسری دفعہ بھی دے دی ہیں لہذا دو مجلسوں کی ان چھ طلاقوں کا شرعاً کیا حکم ہے اگر یہ طلاقیں شرعاً واقع ہو چکی ہیں تو کیا میں اپنا گھر آباد رکھ سکتا ہوں ۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں فتویٰ صادر فرمائیں ۔

سائل ــــ طارق مسعود احمد ولد صدیق احمد بمقام ڈاکخانہ بر نالہ ضلع گجرات ۔ معرفت فضل الرحمن مدرسہ تعلیم القرآن بر نالہ ۔ ڈاکخانہ برنالہ ۔ ضلع گجرات ۲۵ ۔ ۱۲ ۔ ۱۹۸۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وصلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم

الجواب بعون الوہاب ومن الصدق والصواب بشرط صحت سوال صورت مسئولہ میں طارق مسعود کی ہمشیرہ کا نکاح جب اس کے چچا کے بیٹے سے ہو گا تو اس وقت فوری طور پر طارق مسعود کی بیوی پر طلاق پڑجائے گی ۔ کیونکہ اس نے طلاق کو اپنی ہمشیرہ کے نکاح کے ساتھ مشروط کیا ہے لہذا جونہی اس کی ہمشیرہ کا نکاح اس کے چچا کے بیٹے کے ساتھ وقوع پذیر ہوگا فوراً طلاق بھی ہو جائے گی چنانچہ فتاویٰ نذیریہ میں ہے فی مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے " التعلیق ھو ربط حصول مضمون جملۃ بحصول مضمون جملۃ اخری " یعنی تعلیق کے معنی ہیں کسی مضمون جملہ کو کسی مضمون جملہ کے ساتھ ربط دینا ۔ " فلذا وجد الشرط فیہ ای فی الملک بان کان النکاح قائما انحلت الیمین ووقع الطلاق " کہ جب اس میں شرط پائی گئی یعنی ملک میں اگر نکاح قائم تھا تو قسم حلال ہو گئی اور طلاق واقع ہو گئی ۔ (فتاویٰ نذیریہ شیخ الکل فی الکل السید نذیر حسین المحدث الدہلوی جلد ۳ صفحہ ۳۰ مزید تفصیل بدایہ المجتہد جلد ۲ صفحہ ۶۱ و ۶۲ وفقہ السنہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۴ میں موجود ہے)

لہذا معلوم ہوا کہ معلق طلاق عند وجود الشرط واقع ہو جائے گی اب رہا یہ سوال کہ صورت مسئولہ میں کتنی طلاقیں واقع ہونگی ۔ رجعی ہونگی یا بائنہ تو جواب یہ ہے کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چونکہ مسمی طارق مذکور نے دو دفعہ طلاق کو معلق کیا ہے تو اس صورت میں زیادہ سے زیادہ دو رجعی طلاقیں واقع ہونگی کیونکہ مجلس واحد کی اکٹھی تین طلاقیں شرعا ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہے محققین علمائے امت و ماہرین شریعت کا بھی یہی فتوی ہے ۔ چنانچہ حدیث میں ہے

(۱) " عن ابن عباس قال كان الطلاق على عهد رسول لله صلى الله عليه وسلم و ابى بكر و سنتين من خلافه عمر ابن الخطاب طلاق الثلاثه واحده ۔ صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۴۷۷ کتاب الطلاق و مسند امام احمد بن حنبل ج ۴ صفحہ ۳۱۴ " حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد خلافت میں اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں تک مجلس واحد کی اکٹھی تین طلاقیں شرعا ایک رجعی طلاق شمار ہوتی تھی ۔ اب ایک سچا واقعہ بھی پڑھئے

(۲) " عن ابن عباس عن ركانه بن عبد يزيد انه طلق امراته ثلاثا فى مجلس فحزن عليها حزنا شديدا فساله النبى صلى الله عليه وسلم كيف طلقتها ؟ فقال ثلاثا فى مجلس واحد فقال له النبى صلى الله عليه وسلم انما تلك واحده فارتجعها ۔ اخرجه احمد وابو يعلى وصححه ۔ نيل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۲۶۱ وفتح البارى جلد ۹ صفحہ ۳۱۶ " یعنی حضرت رکانہ صحابی رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے کر بڑے رنجیدہ ہوئے ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت کرنے پر عرض کیا کہ حضرت اکٹھی تین طلاقیں دے بیٹھا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے تم رجوع کرلو ۔ یہ حدیث بالکل صحیح ہے ۔

(۳) ہزاروں صحابہ کا مذہب ۔ ان احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ کی وجہ سے حضرت علی حضرت عبد الرحمن بن عوف ۔ حضرت زبیر ۔ حضرت ابو موسی اشعری ۔ اور دیگر ہزاروں صحابہ کرام کا بھی یہی مذہب تھا کہ یکجا تین طلاقیں ایک رجعی طلاق واقع ہو جاتی ہے ۔ " وهذا حال كل صحابى من عهد الصديق الى ثلاث سنين من خلافه عمر بن الخطاب وهم يندبون على الف قطعا ۔ (التعليق المغنى جلد ۴ صفحہ ۴۷ ۔)

(۴) امام ابو حنیفہ اور امام ابو محمد بن مقاتل حنفی کا فتوی ومذہب ۔ ایک قول کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مطابق امام مالک ۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی مذہب تھا " وحکاہ محمد بن مقاتل الرازی من اصحاب ابی حنیفہ وھو احد القولین فی مذہب ابی حنیفہ التعلیق المغنی جلد ۴ صفحہ ۴۸)

(۵) متعدد حنفی مفتیان کرام کا بھی اب یہی فتوی ہے ۔ چنانچہ مولانا سعید احمد اکبر آبادی حنفی اور علامہ کرم شاہ بھیروی حنفی بریلوی کی بھی یہی راجح رائے ہے ۔ چنانچہ کتاب ایک مجلس کی تین طلاق ۔ کے صفحہ ۲۴۷ پر لکھتے ہیں اس ناچیز (کرم شاہ) کی ناقص رائے تو ان حالات میں علمائے مصر اور علمائے جامع ازہر کے فتوی کے مطابق عمل کرنا ارجح (زیادہ صحیح) ہے ۔

(۶) مشائخ قرطبہ ۔ امام محمد بن اسحاق ۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ ۔ ابن قیم ۔ شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دھلوی ۔ شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری ۔ اور حنفی جماعت حافظ عبد اللہ محدث روپڑی کا بھی یہی فتوی ہے اور یہی صحیح ہے ۔

ان احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ غیر معللہ ولاشاذ ۔ حضرات صحابہ کرام ' ایک ایک قول کے مطابق ابو حنیفہ امام مالک شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۔ شیخ الاسلام ابن قیم ۔ اور مفتیان اہل حدیث کے مطابق صورت مسئولہ میں طارق کی ہمشیرہ کے نکاح پر طارق کی بیوی پر دو رجعی طلاقیں پڑیں گی کیونکہ اس نے وقفہ وقفہ کے بعد یعنی دو مجلسوں میں طلاقیں دی ہیں ۔ جب اس کی ہمشیرہ کا نکاح اس کے چچا کے لڑکے کے ساتھ ہوگا تو اس کی بیوی پر دو طلاقیں پڑ جاویں گی اور وہ فورا دو گواہوں کی موجودگی میں اپنی بیوی سے رجوع کرلے ۔ کیونکہ رجعی طلاق میں عدت کے اندر سابق بحال اور قائم رہتا ہے ۔ حلالہ کی قطعا ضرورت نہ ہے ۔ یہ جواب شرط صحت سوال تحریر کیا گیا ہے ۔ مفتی کسی قانونی سقم کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا ۔ ھذا ما عندی واللہ تعالی اعلم بالصواب ۔

اطلاعات واعلانات

1 ۔ وی پی آ رہا ہے اسے وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض فریضہ ہے ۔

2 ۔ مجلہ ترجمان السنہ کا سالانہ زر تعاون مرکزی دفتر 475 شادمان کالونی لاہور کے علاوہ سبحانی اکیڈمی اردو بازار لاہور اور مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور میں بھی جمع کروایا جا سکتا ہے ۔

© rasailojaraid.com